اسلام میں پاکیزگی کی اہمیت

خطاب

مفتی احمد اللہ نثار قاسمی

خادم دارالعلوم رشیدیہ حیدرآباد

جمع وترتیب

مفتی سید سلمان قاسمی

استاد دارالعلوم رشیدیہ مہدی پٹنم حیدرآباد

دارالعلوم رشیدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں پاکیزگی کی اہمیت

خطاب

مفتی احمد اللہ نثار قاسمی

استاد دارالعلوم رشیدیہ مہدی پٹنم حیدرآباد

جمع وترتیب

مفتی سید سلمان قاسمی

استاد دارالعلوم رشیدیہ مہدی پٹنم حیدرآباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	دوسری ہی وحی میں پاکی کا حکم	۵
۲	پاک رہنے والوں کو اللہ تعالی پسند فرماتے ہیں	۵
۳	ٹشو پیپر کا استعمال کریں	۵
۴	تکبر و اعلی ملبوسات میں فرق	۵
۵	اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار ہونا چاہیے	۶
۶	اللہ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے	۷
۷	اسلام کی بنیاد پاکی صفائی پر رکھی گئی ہے	۷
۸	صفائی کے دِینی اور دنیوی فوائد	۸
۹	کون کس کی طرف مائل ہوتا ہے؟	۸
۱۰	اسلام میں خوشبو لگانا کا حکم	۸
۱۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خوشبو	۹
۱۲	خوشبو کے طبی فوائد	۱۰
۱۳	مساجد کو دھونی دینا کا اہتمام	۱۱
۱۴	صفائی میں غفلت کی چند مثالیں	۱۱
۱۵	اسلام دنیا میں آنے سے پہلے پاکی صفائی کا عالم کیا تھا	۱۳
۱۶	پچاس سال سے چہرہ نہیں دھویا	۱۳
۱۷	دوسرے مذاہب میں پاکی صفائی	۱۴

۱۸	موجودہ حالات کا تجزیہ	۱۵
۱۹	پاکی صفائی اور اسلام	۱۵
۲۰	وضو کی سنتیں	۱۶
۲۱	گردن کے مسح کا فائدہ	۱۷
۲۲	کینسر کا علاج	۱۷
۲۳	بیت الخلاء جانے کے آداب	۱۸
۲۴	پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہ ہے	۱۸
۲۵	باوضو سونے کی فضیلت	۱۹
۲۶	اُمتِ محمدیہ کے اعضاء خوب چمکدار اور روشن ہوں گے	۲۱
۲۷	بالوں کو صحیح رکھنا	۲۲
۲۸	مسواک کا اہتمام	۲۲
۲۹	وضو کی ابتداء	۲۲
۳۰	کیا مسلمان بغیر وضو کے رہتا ہے؟	۲۳
۳۱	ہر کام وضو سے ہوا ہے	۲۳
۳۲	وضو کی برکت سے بچہ بچ گیا	۲۴
۳۳	وضو میں ہونے والی ہوتاہیاں	۲۴
۳۴	استبراء کرنے کا طریقہ	۲۶
۳۵	مقتدیوں کے ناقص وضو کی وجہ سے امام پر اثر	۲۶

نحمده و نستعينه و نتو كل عليه و نعو ذ بالله من شر و ر انفسنا و من سيات اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، و من يضلله فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و ر سو له۔

اما بعد: فقد قال الله تبارك و تعالى في القر ان المجيد و الفر قان الحميد

فاعو ذ بالله من الشيطان الر جيم، بسم الله الر حمن الر حيم۔

”اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ“

صدق اللّٰه العظيم

فقال النبي صلى الله عليه و سلم

”إنَّ اللهَ جميلٌ يحبُّ الجمالَ، و يحبُّ أن يَرى أثرَ نعمتِه على عَبدِه“

او كما قال النبي صلى الله عليه و سلم

اللهم صل على سيدنا محمد و على ال سيدنا محمد و بارك و سلم

اللهم صل على سيدنا محمد و على ال سيدنا محمد و بارك و سلم

اللهم صل على سيدنا محمد و على ال سيدنا محمد و بارك و سلم

میرے محترم عزیز و بزرگوں اور دوستوں:

قرآن مجید کی آیت اور حدیث پاک کی روشنی میں آپ حضرات کے سامنے جس عنوان پر عرض کرنا ہے، وہ اسلام کا بہت ہی اہم حکم ہے ”اسلام میں پاکی صفائی کی اہمیت اور ہم سے ہونے والی کوتاہیاں“ یہ عنوان اصلاح معاشرہ کا بہت ہی اہم عنوان ہے، جسے لوگ اصلاح معاشرہ کا حصہ نہیں سمجھتے ہیں، ہماری سوسائٹی اور سماج ایک اچھی سوسائٹی اور ایک اچھا سماج بننے کے لیے جن بنیادی باتوں کی ضرورت ہے ان کے بغیر وہ سوسائٹی اچھے انسانوں کی

سوسائٹی نہیں بن سکتی ہیں ان میں سے اسلام کا اہم حکم ہے کہ ایک مسلمان کو نہایت قدر پاک صاف رہنے کا اہتمام کرنا چاہیے، پاکی صفائی میں غفلت برتنا نقصان دہ ہے۔

دوسری ہی وحی میں پاکی کا حکم

قران مجید کی پہلی وحی جو سورہ علق کی پانچ آیتیں نازل ہوئی ہیں، غار میں اللہ کے نبی پر نازل ہوئی تھی، آپ علیہ السلام نے نبوت کا اعلان کیا، جس میں امت کو پڑھنے اور لکھنے کا حکم دیا، اس کے چند مہینے یا چند سال کے بعد جب دوسری وحی نازل ہوئی تو اللہ تعالی نے دوسری وحی میں حکم دیا گیا: اور فرمایا یا کہ:

’’یَاۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِر، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ‘‘

اے کپڑے میں لپٹنے والے، اٹھو پھر (کافروں کو) ڈراو، اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

یہ حکم سرکار دو عالم ﷺ کو دیا جارہا ہے، جن کے پسینے سے بھی خوشبو آتی ہے، جن کے لعاب میں بھی اللہ نے شفا رکھا ہے، جن کے ہاتھوں میں اللہ تعالی نے دنیا کے خیر کے خزانے رکھے ہیں، ان کو حکم دیا جارہا ہے کہ اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھو، تو درحقیقت یہ نبی ﷺ کے واسطے سے پوری امت کو حکم ہے۔

پاک رہنے والوں کو اللہ تعالی پسند فرماتے ہیں

دوسری آیت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

’’اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ‘‘

اللہ تعالی گناہ کرنے کے بعد توبہ کرنے والوں کو بہت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالی پاک صاف

رہنے والوں کو بھی بہت پسند کرتے ہیں، دل کا پاک ہونا بھی اہم ہے، نگاہوں کا پاک ہونا بھی اہم ہے، زبان کا پاک ہونا بھی اہم ہے، کانوں اور دماغ کا پاک ہونا بھی اہم ہے، کپڑوں کی جسمانی ظاہری پاکی بھی اہم ہے، اللہ فرماتے ہیں کہ جو پاک صاف رہتے ہیں اللہ اس سے بہت محبت فرماتے ہیں، اسلام کے اندر کتنی تاکیدی حکم ہے

صبر کرنے والوں سے اللہ محبت کرتے ہیں

شکر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

جہاد میں جانے والوں سے محبت کرتے ہیں

تہجد گزاروں سے محبت کرتے ہیں

متقی لوگوں سے اللہ محبت کرتے ہیں

توبہ کرنے والوں سے اللہ محبت کرتے ہیں اسی طرح پاک وصاف رہنے والوں کو بھی اللہ پسند فرماتے ہیں۔

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ کا شان نزول

اللہ کے نبی مکہ مکرمہ سے مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے، مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے قبا کے علاقہ میں آپ ﷺ قیام کیا، اللہ تعالی نے آیات نازل فرمائی

"فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ"(١)

''اس میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے

(١)القرآن، التوبہ:١٠٨

انصارؓ کو مخاطب کرکے فرمایا: اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف بیان کی ہے تو تمہاری طہارت و پاکی کیا ہے؟ انصارؓ نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں یعنی ڈھیلا بھی استعمال کرتے اور پانی بھی استعمال کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: یہی وہ طہارت و پاکی ہے جس کی اللہ نے تعریف کی ہے، پس تم اُسے لازم پکڑو۔(۱)

ٹشو پیپر کا استعمال کریں

علماء نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں ٹشو پیپر کا استعمال پانی کے ساتھ یہ بھی زیادہ پاکی میں داخل ہے کہ آدمی پہلے ٹشو سے پوچھ لیں، پھر اس کے بعد پانی استعمال کرے یا پانی استعمال کرنے کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے تولیہ بعد جو تری لگی رہتی ہے، اس بھیگے پن کو دور کرنے کے لیے آدمی تولیاں یا کوئی ٹشو پیپر اپنے واش روم میں رکھے تاکہ اچھی طرح سے پاک صاف ہوکر باہر نکلیں اور کوئی قطرہ اس کے جسم کو نہ لگے، یہ موجودہ حالات میں پاکی صفائی کا اعلیٰ درجہ ہے۔

تکبر و اعلیٰ ملبوسات میں فرق

ایک حدیث نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

”لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر“(۲)

”جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا“

یہ جب حدیث سنائی تو صحابہ میں سے بعض حیران ہو گئے اور پوچھنے لگے یا رسول اللہ! اس کا

(۱) باب ”العشرون من شعب الإیمان“ [وهو باب] الطهارات، فصل الوضوء، ج:۳،ص:۱۸،۱۹۔

(۲) سنن ابن ماجہ، حدیث:۵۵

مطلب یہ ہوا کہ ہم جو اچھے کپڑے پہنتے ہیں، اچھی پگڑی باندھتے ہیں، اچھا سوٹ پہنتے ہیں، تو کیا یہ تکبر ہے؟ تو ہمارے بھاری بھرکم کپڑوں کو دیکھ کر بھی دوسروں کو لگتا ہے کہ تکبر ہے بڑا پن ہے میں پناہ ہے اور تو پھر یہ ہم اچھے کپڑے پہن ہی نہیں سکتے پھر تو اللہ کے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا" اِنّ اللہَ جَمِیلٌ یُحِبُّ الْجَمالَ " اللہ تعالی خوبصورت ہیں اور خوبصورت آدمی خوبصورت لوگوں کو ہی پسند کرتا ہے، بدصورت اور گھٹیا لوگوں کو خوبصورت آدمی پسند نہیں کرتا ہے، خوبصورت ترجمہ ہے اللہ تعالی کی سورت اور شکل ہماری طرح نہیں ہے اللہ اس سے پاک ہیں جیسی بھی اللہ جیسے بھی اللہ کی ذات ہو بہرحال وہ خوب صورت ہے۔ بہت بہترین ہے، پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر دو باتوں میں ہوتا، ایک یہ اپنی غلطی نہ ماننا اور دوسری بات دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھیں۔

اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار ہونا چاہیے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"إن الله يُحِبُّ أنْ يُرَى أثَرُ نعمته على عبده"(۱)

اللہ تعالی اپنی نعمتوں کا اظہار اپنے بندہ پر دیکھنا چاہتا ہے۔

یعنی اللہ تعالی جب کسی بندے کو مال دولت دیتے ہیں، اسے چاہیے کہ اس مال کا ایسا استعمال کرے ظاہر ہو کہ یہ مال و دولت والا ہے، اچھے کپڑے پہنے، اچھی سواری رکھے اور اپنے رہن سہن کے اعتبار معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ نے اس کو مال و دولت سے نوازا ہے اور یہ سب تکبر اور دوسروں کو حقیر سمجھیں بغیر ہونا ہے، اگر کوئی غریب آدمی سے دور نہیں بھاگتا اس کو عزت دیتا ہے، صحیح بات کرتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ یہ صاف دل کا ہے۔

(۱) باب ما جاء إن الله تعالى يحب أن يرى أثر نعمته على عبده، ج:4، ص:510، ط:دار الغرب الإسلامي

اللہ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

"إن الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة، كريم يحب الكرم جواد يحب الجود، فنظفوا، أراه قال: افنيتكم ولا تشبهوا باليهود"([1])

اللہ طیب (پاک) ہے اور پاکی (صفائی وستھرائی) کو پسند کرتا ہے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے، اور اللہ سخی وفیاض ہے اور جودوسخا کو پسند کرتا ہے، تو پاک وصاف رکھو۔

اسلام کی بنیاد پاکی صفائی پر رکھی گئی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تنظفوا بكل ما استطعتم، فإن اللّٰه تعالٰى بنى الإسلام على النظافة، ولن يدخل الجنة إلا كلُ نظيف۔"

"اپنی وسعت وحیثیت کے بقدر پاک وصاف رہنے کا اہتمام کرو، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کی بنیاد ہی نظافت پر رکھی ہے، اور جنت میں داخل ہی وہ شخص ہوگا جو پاک وصاف رہنے کا اہتمام کرتا ہو"۔

یہاں پاکی صفائی سے مراد صحیح عقائد کا ہونا، کفر وشرک سے دور رہنا، اخلاق کا صحیح ہونا یہ وہ تمام پاکی مراد جس کے نہ ہونے سے جنت میں جانے سے روک دیا جاتا ہے۔

صفائی کے دینی اور دنیوی فوائد

اگر انسان خود صاف ستھرا اور اس کے آس پاس کا ماحول بھی صفائی والا ہو تو یہ اس

([1]) رواه الترمذي.

کے بدن اور اس کی سوچ کے صحت مند بننے میں بڑا مددگار ثابت ہوسکتا ہے، جب بدن اور سوچ صحّت منداور دُرست ہوں تو آدمی دِین و دنیا کے بےشمار کام عمدگی (خوبی) کے ساتھ بجالا سکتا ہے۔ جب وہ عبادت کرے گا تو اس میں بھی اس کو لذّت آئے گی اور خُشوع وخُضوع حاصل ہوگا، یونہی جب آدمی کا ظاہر صاف ہوتا ہے تو اس کا اَثر اس کے باطن پر بھی پڑتا ہے کیونکہ ان دونوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔

کون کس کی طرف مائل ہوتا ہے؟

آدمی غور کرے کہ صاف ستھرا شخص اسے کتنا پسند آتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ رہنا، اس کے قریب بیٹھنا کس قدر اچّھا لگتا ہے، پھر طبیعتوں کا بھی میلان ہوتا ہے، صاف ستھرا آدمی صاف ستھرے لوگوں میں بیٹھتا ہے جیسا کہ مثال بیان کی جاتی ہے کہ اَلْجِنْسُ اِلَی الْجِنْسِ یَمِیْلُ یعنی ہر جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔(۱)

اسلام میں خوشبو لگانا کا حکم

اسلام کوئی دقیانوسی مذہب نہیں ہے کہ وہ اس کے متبعین کو میلا کچیلا بدبودار اشخاص کو پسند نہیں کرتا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات ملتی ہے کہ کی خوش طبعی اور نفاست کا یہ اثر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کو پسندیدہ رکھتے تھے، الا انکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے نکلنے والا پسینہ بذاتِ خود مُعطّر ہوتا تھا، چنانچہ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمارہے تھے، جسمِ اطہر کا پسینہ جمع کرلیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھلی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ: آپ کے پسینہ کو میں اپنی خوشبو سے ملاؤں گی۔(۲)

---

(۱) صفائی ستھرائی، ازعمار قادری

(۲) صحیح مسلم، باب طیب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... رقم الحدیث: ۲۳۳۲

نبی کریم ﷺ اور خوشبو

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تین چیزیں نہیں لوٹانی چاہئیں: تکیہ، خوشبو اور دودھ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں محبوب کردی گئی ہیں: عورتیں، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔(۱)

سنن نسائی کے حاشیۃ السندیؒ میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ کو عورتیں اس لیے محبوب تھیں کہ وہ آپ ﷺ کی وہ باتیں بھی نقل کردیتی تھیں جو آپؐ کی وجہ سے مردوں کے سامنے نقل نہیں کرسکتے تھے، (چنانچہ آپ ﷺ کے خانگی معاملات وغیرہ کو اگر امہات المومنینؓ امت کے سامنے نقل نہ کرتیں تو لوگ ان سے بے خبر رہتے)۔ نیز عورتوں کی طرف طبعی رغبت ومحبت ہونے کے باوجود فرائضِ رسالت سے غفلت نہ برتنا ایک آزمائش تھی، جو زیادہ مشقت اور زیادہ اجر کا باعث تھی۔

خوشبو کو آپ ﷺ اس لیے زیادہ پسند کرتے تھے کہ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ مخلوق) فرشتے بھی اسے پسند کرتے ہیں، یہ محبت آپ ﷺ کے مزاج کے اعتدال اور خلقت کے کمال پر دلالت کرتی ہے، یعنی آپ ﷺ مزاج کے اعتبار سے انتہائی معتدل اور پیدائش کے اعتبار سے انتہائی کامل تھے۔

اور نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا رکھا جانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان چیزوں کی محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات میں رکاوٹ نہیں، بلکہ آپ ﷺ کی حقیقی محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی

---

(۱) سنن نسائی، کتاب عشرۃ النساء، رقم: ۳۹۳۹

ہے۔(۱)

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ: مردانہ خوشبو وہ ہے، جس کی خوشبو پھیلتی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو، (جیسے: گلاب، کیوڑہ، وغیرہ) اور زنانہ خوشبو وہ ہے، جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب ہو، (جیسے: حنا، زعفران، وغیرہ)۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ مردوں کو مردانہ خوشبو استعمال کرنا چاہیے کہ رنگ اُن کی شان کے مناسب نہیں ہے اور عورتوں کو زنانہ خوشبو استعمال کرنا چاہیے کہ دُور اجنبیوں تک اس کی خوشبو نہ پہنچے۔

خوشبو کے طبی فوائد

مشاہدہ ہے کہ خوشبو آدمی کی طبیعت میں فرحت ونشاط اور چستی پیدا کرتی ہے۔ خوشبو کے ذریعے آدمی کو خود بھی اور دوسروں کو بھی ایک خوش گوار احساس ہوتا ہے۔ ذہنی دباؤ اور ڈپریشن وغیرہ سے دور رہتے ہیں، اس کے مقابلے میں بدبو سے طبیعت میں بیزاری اور گھٹن پیدا ہوتی ہے۔ طبِ نبوی پر گراں قدر کام کرنے والے حکیم ڈاکٹر قدرت اللہ حسامی اپنی کتاب ''اسلام اور جدید میڈیکل سائنس'' میں رقم طراز ہیں:

''معطر ہوائیں اور عطر بیز فضائیں روحِ انسانی کے لیے غذا کا کام کرتی ہیں اور روحِ قوی کے لیے سرمایۂ حیات ہیں۔ خوشبو سے روح میں توانائی پیدا ہوتی ہے، جس سے دماغ کو کیف اور اعضائے باطنی کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ خوشبو سے نفس کو سرور اور روح کو انبساط حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں خوشبو روح کے لیے حد درجہ خوش گوار اور خوب تَر چیز ہے۔ خوشبو اور پاک روحوں میں گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اطیب الطیبین (سب سے زیادہ خوشبو دار اور

(۱) حاشیۃ السندی علی النسائی ص:۶۱، جزء:۷، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب

پاکیزہ) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی چیزوں میں سے ایک چیز خوشبو بہت زیادہ محبوب تھی۔"(۱)

مساجد کو دھونی دینا کا اہتمام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب ناک کی ریزش دیکھی، غصہ کی وجہ سے آپ کے چہرۂ انور کا رنگ سرخ ہوگیا، ایک انصاری عورت کھڑی ہوئی اور اُسے کھرچ دیا اور اس کی جگہ عطر مل دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ عمل دیکھ کر فرمایا: بہت اچھا کیا۔(۲)

نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ: ہر جمعہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں خوشبو کی دھونی دی جاتی تھی۔ نیز ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے، آپ نے فرمایا: محلوں میں مسجدیں بناؤ، اور ان کو پاک معطر رکھو۔(۳)

لہٰذا مساجد کو خوشبو سے معطر رکھنا مطلوب ہے، اس کے لیے روم اسپرے بھی استعمال کر سکتے ہیں، روم اسپرے کے ذریعے مسجد کو معطر کرنا جائز ہوگا۔

صفائی میں غفلت کی چند مثالیں

☆ بعض دین کا کام کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ میلے کپڑے پہننا تقویٰ ہیں، حالانکہ تقویٰ نہیں ہے بلکہ اللہ کی نعمتوں کو چھپانا ہے، جس آدمی میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس سے اچھے لوگ دور بھاگتے ہیں بلکہ بعض مرتبہ اسلام کو بدنامی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

☆ بعض لوگوں کے کپڑوں اور منہ سے ایسی بدبُو آرہی ہوتی ہے کہ لمحہ بھر بھی ان کے

(۱) اسلام اور جدید میڈیکل سائنس، ص:۱۳۵، ط: دارالمطالعہ، حاصل پور

(۲) سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، ص:۵۵

(۳) مشکاۃ، ص:69، معارف الحدیث، جلد سوم، ص:118

پاس ٹھہرنا گوارا نہیں ہوتا۔

☆بعض والدین اپنے بچوں کے پائمپر پہنا کر دن بھر رکھتے ہیں جس کی وجہ سے بچے کے اندر بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ اور گندیوں میں رہنے کی عادت ہوجاتی ہیں جو کہ انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔

☆بعضوں کے پاس ایک ہی رومال ہوتا ہے اور وہ اسی سے پسینہ اور ناک صاف کر رہے ہوتے ہیں۔

☆لوگوں اپنے بچوں کے جوتے تو صاف کرتے ہیں، لیکن اپنے جوتوں کے معاملے میں بے پروا ہوتے ہیں، کئی دنوں تک بغیر دھوئے اور بغیر صاف کئے ایسے ہی استعمال کر رہے ہوتے ہیں اور جب وہ جُوتے یا موزے اُتارتے ہیں تو اس وقت جو بدبُو اُٹھتی اس سے قریب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہیں۔

☆بستر کے صاف سُتھرا ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے بدبُو کا دُور ہونا بھی ضروری ہے، بعض اوقات تکیے کے غِلا ف سے تیل کی بدبُو آرہی ہوتی ہے۔

☆غسل خانہ میں مونچھیں یا دوسرے بال تراشنے کے بعد اس میں یُونہی چھوڑ دیتے ہیں، اس میں تھوکنے یا پان کی پیچکاری مارنے کے بعد پانی نہیں ڈالتے۔

☆بعض گھروں کے دسترخوان ایسے ہوتے ہیں کہ جب انہیں بچھانے کے لئے کھولا جاتا ہے تو ان کی بدبُو بتادیتی ہے کہ انہیں کئی دنوں سے دھویا نہیں گیا۔

اسلام دنیا میں آنے سے پہلے پاکی صفائی کا عالم کیا تھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے، جو مذاہب دنیا میں موجود تھے، تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ’’بدن اور کپڑے کی صفائی کو معیوب خیال کیا جاتا تھا، غسل کرنے

کو جرم سمجھا جاتا تھا، بوسیدہ، بدبودار اور میلے گندے کپڑوں میں رہنے کو لازم اور ضروری قرار دیا جاتا تھا، بغل اور ناف کے بالوں کو تراشنا گناہ سمجھا جاتا تھا، زمانہ جاہلیت میں حتی کہ کپڑے نکال کر ننگے طواف کیا کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ ہم ان کپڑوں میں گناہ کیے ہیں، ان کپڑوں میں ہم نے چوری کی ہے، ان کپڑوں میں ہم نے زنا کیا ہے، اب یہ کپڑے گنہگار ہو گئے اس واسطے ہم ان کپڑوں کے ساتھ داخل نہیں ہونگے، حالانکہ کپڑے گناہ نہیں کئے ہیں تم نے گناہ کیا ہے۔

پچاس سال سے چہرہ نہیں دھویا

مانۂ جاہلیت میں بعض نصرانی راہب اپنے جسم پہ لباس زیب تن نہیں کرتے تھے، اور قابل ستر اعضاء کو جسم کے غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے بالوں کے ذریعہ چھپاتے تھے۔ اتھینس نامی راہب کا بیان ہے کہ اس نے زندگی بھر اپنے پیر نہیں دھوئے، ابراہا نامی راہب کہتا ہے کہ: میں نے پچاس سال تک اپنے چہرے اور پیر کو پانی سے تر نہیں کیا، اسکندریہ کے ایک راہب نے جب عیسائیوں کو غسل کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھا تو کافی افسوس اور رنج وغم کا اظہار کیا، اور کہا کہ: کچھ عرصہ پہلے ہم چہرے پر پانی ڈالنا حرام خیال کرتے تھے، افسوس! آج ہم لوگ پورے جسم پر پانی بہارہے ہیں۔(۱)

دوسرے مذاہب میں پاکی صفائی

مغرب کے لوگ اگر چہ اپنے کو مہذب اور متمدن بتاتے ہیں، متانت وسنجیدگی اور تہذیب وشائستگی کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں؛ لیکن کچھ صدیوں پہلے ان کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔

---

(۱) ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین، ج:۱، ص:۱۵۱

☆ پاپائے روم نے جرمنی کے بادشاہ فریڈرک پر جب کفر کا فتویٰ لگایا تو اس پر ایک بڑا الزام یہ تھا کہ وہ روزانہ غسل کرتا ہے، پاپائے روم روزانہ غسل کرنے والے عیسائیوں کو کافر قرار دیتا تھا، ایسے کافروں کو سزا دینے کے لیے پاپائے روم نے ۱۴۷۸ء میں ایک مذہبی عدالت قائم کی، اور روزانہ غسل کرنے کی پاداش میں پہلے ہی سال دو ہزار افراد کو زندہ جلا دیا گیا، اور ستر ہزار کو قید و بند کی سزائیں جھیلنی پڑیں، میلے کچیلے لباس پہننے کی وجہ سے جوؤں کی یہ کثرت تھی کہ جب برطانیہ کا پادری باہر نکلتا تو اس کے کپڑوں پر سینکڑوں جوئیں پھرتی نظر آتی تھیں۔

☆ جب اندلس میں اسلامی سلطنت کا آفتاب غروب ہوا، اور عیسائیوں نے زمامِ اقتدار سنبھال لی، تو قلب دوم نے تمام حمام بند کرنے کا فرمان جاری کیا، اور اس نے اشبیلیہ کے گورنر کو محض اس لیے معزول کر دیا کہ وہ روزانہ ہاتھ منہ دھوتا ہے۔

☆ یہی کچھ حال ہندوازم کا بھی ہے، ہندو مذہب کے پیروکاروں کے یہاں طہارت وصفائی کا کوئی تصور نہیں ہے، ان کی مذہبی کتابوں میں نفاست و پاکیزگی کے طور طریقہ بیان نہیں کیے گئے ہیں، ہندو دھرم کے اندر انسان اپنے مزاج و مذاق کے مطابق حیوانوں کی سی زندگی گزار سکتا ہے، چند سال قبل ہندوستان کے سابق وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی کا یہ بیان ملک کے مشہور و معروف جرائد اور بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ میں روزانہ صبح اپنا پیشاب پیتا ہوں۔

☆ سکھوں کے یہاں سر، مونڈھے، زیر ناف کے بال تراشنے سے انسان مذہب سے خارج ہو جاتا ہے، ختنہ کرنا ان کے یہاں بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔(۱)

علامہ اقبال نے اسی کے متعلق کہا تھا

(۱) طہارت و نظافت: اسلام کا طرۂ امتیاز، پرچہ، بینا تربیع الثانی 1440ھ-جنوری 2019

تو نے دیکھا نہیں مغرب کا تہذیبی نظام
چہرہ روشن اندرو چنگیز چہرہ

موجودہ حالات کا تجزیہ

اسلام کی تعلیمات میں سے ہے کہ پاکی صفائی آدھا ایمان ہے، اسلام کی تعلیمات میں سے ہیں کہ اللہ تعالی پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتے ہیں، اسلام کی تعلیمات میں سے ہے کہ عطر لگا کر خوشبو لگا کر رہا کرو، لیکن موجودہ حالات میں لوگوں پر اگر نظر ڈالا جائیں تو نہ ہماری ہوٹل صاف ہوتے ہیں، نہ کپڑے صاف ہوتے ہیں اور نہ مسجد کو پاک صاف رکھتے ہیں بلکہ مسجد کے بیت الخلا میں پان کھا کر گھٹکا کھا کر، سگریٹ پی کر، انتہائی خراب کر دیتے ہیں۔

مفتی شفیع صاحبؒ نے لکھا ہے کہ ہم اپنا طریقہ چھوڑنے کی وجہ سے ناکام ہوتے جارہے ہیں اور باطل کامیاب ہو رہا ہے ہمارے طریقے کو اختیار کرتے ہوئے، جو ہم نے چھوڑا اور انہوں نے اپنایا، ہم نے ٹھکرایا، انہوں نے گلے لیا۔

پاکی صفائی اور اسلام

اسلام میں کیا ہی بہترین تعلیمات دی گئی ہیں ان سب سے اہم حکم نماز ہے، نماز کے لیے وضو ضروری ہے، کپڑے پاک ہو، بدن پاک ہو، جگہ پاک ہو، وضو کرے، نواقض وضو بتلائیے گئے، جو انسان کے جسم سے نکلیں، جیسے پیشاب، پاخانہ، ریح وغیرہ، کسی پر بیہوشی، یا نیند وطاری ہو جائے، وہ جو باقی جسم کے کسی مقام سے نکلے جیسے: قے، خون وغیرہ نیند لیٹ کر سونا خواہ چت ہو یا لیٹ کر یا کروٹ پر یا تکیہ وغیرہ کے سہارے سے ہو یا کسی اور شکل پر ہو جس سے سرین زمین سے جدا ہو جائے یا صرف ایک سرین پر سہارا دے کر سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے

گا،سہارے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سہارا ہٹا لیا جائے تو وہ گر پڑے اور سرین زمین سے جدا ہو جائے،اسی طرح حکم دیا گیا نیند سے بیدار ہونے کے پانی لینے سے قبل اپنے ہاتھ پہلے دھولو۔

وضو کی سنتیں

☆دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا۔پہلے دایاں اور پھر بایاں ہاتھ دھونا۔

☆دانتوں میں مسواک کرنا(کم سے کم تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں پر)

☆داہنے ہاتھ سے پانی لے کر تین بار کلی کرنا۔(روزہ دار نہ ہوتو غرارہ بھی کریں)

☆داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

☆بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

☆داڑھی کا خلال کرنا۔یعنی انگلیوں کو گلے کی طرف سے داڑھی میں ڈال کر ایسے پھیرنا جیسے کنگھا کرتے ہیں۔

☆ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

☆وضو میں دھلنے والے ہر حصّے کو تین بار دھونا۔

☆پورے سر کا مسح کرنا۔

☆کانوں کا مسح کرنا۔

☆ترتیب سے وضو کرنا۔

☆داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے سے باہر ہیں ان کا مسح کرنا۔

☆وضو میں دھلنے والے حصوں کو پے در پے دھونا یعنی ایک حصّے کے سوکھنے سے پہلے دوسرے کو دھونا۔

گردن کے مسح کا فائدہ

وضو میں گردن کا مسح کرنا یہ جہاں سنت ہے وہی پر سائنس کے اعتبار سے بھی سے بہت سے فوائد لکھیں ہے اور اس میں ایک یہ فائد ہے کہ امریکہ کے سائنس دانوں نے لکھا ہے کہ عام طور سے جو لوگ پاگل دیوانے اور بھولنے کی بیماری جن کو پیدا ہوتی ہے اگر گردن کے مسح کا اہتمام ہو گا وہاں پر ڈھیلا لگتا رہے گا تو پھر وہ ادمی پاگل دیوانہ اور بھولنے کی بیماری والا نہیں ہوتا، بعض ہاسپٹلوں میں ان کا علاج اسے کہا جاتا ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر کو گردن کو پانی لگا رہیں۔

کینسر کا علاج

امریکی سائنسدان نے دیکھا کہ دو مسلمان نوجوان پیشاب کرتے رہیں اور ان نوجوانوں نے پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے ڈھیلا لے کا استعمال کیا، سائنسداں ان کے فارغ ہونے کے بعد ان کے قریب گیا اور ان سے اپنا تعارف کرا کر پوچھا کہ تم کون لوگ ہیں اور مٹی کے ڈھیلے سے کیا کر رہے تھے، انہوں نے اپنے نام کے ساتھ یہ بھی بتایا کہ ہم مسلمان ہے اور یہ ہمارا اسلامی طریقہ ہے، تو اس سائنسداں نے کہا کہ یہ تمہارے مذہب کا حصہ ہے، ان نوجوانوں نے کہا: ہاں، اس نے تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ تمہارا مذہب تعلیم دیتا ہے، ہم کو بہت ریسرچ کے بعد یہ بات علم میں آئی کہ ذکر (شرمگاہ) کے کینسر سے بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ وہ پانی کے استعمال کے ساتھ مٹی کا ڈھیلا استعمال کریں، اچھی طرح صاف کریں

ہمارے اسلام میں، سنتوں میں شریعت میں اتنی صحت اور اتنی راز کی چیز چھپی ہوئی ہے کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔

بیت الخلاء جانے کے آداب

بیت الخلاء چپل پہن کر جانے کا اہتمام کرنا چاہیے، چپل پہنے بغیر جانے سے دو بڑی بیماریاں آتی ہیں، دماغ کی کمزوری، اور بھولنے کی بیماری لاحق ہوتی ہے، گھر میں فقر و فاقہ مصیبت لڑائی جھگڑے یہ سب گندگی گھر میں پھیلنے کی وجہ سے آتی ہے، ننگے سر جانے سے منع کیا، بیت الخلاء میں پیشاب کے چھیٹوں سے بچنے کی تاکید کی گئی، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا یہودیوں کی عادت ہے، عیسائیوں کے عادت ہے، بیٹھ کر پیشاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے " عن عائشة رضي الله عنها قالت: من حدثكم أن النبي ﷺ كان يبول قائمًا، فلاتصدقوه، ما كان يبول إلا قاعدًا"۔(۱)

بیت الخلاء سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھ کو مٹی سے یا صابن سے دھو۔

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہ ہے

رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ مدینہ یا مکہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، (وہاں) آپ ﷺ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب کیا جا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے، اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔

مر النبي ﷺ بحائط من حيطان المدينة او مكة، فسمع صوت إنسانين يعذبان في قبورهما، فقال النبي ﷺ: يعذبان وما يعذبان في كبير، ثم قال: بلى، كان احدهما لا يستتر من بوله، وكان الآخر يمشي بالنميمة"۔(۲)

(۱) سنن الترمذي، أبواب الطهارة، باب النهي عن البول قائمًا، 9/1

(۲) صحيح البخاري، حديث:۲۱۶

باوضو سونے کی فضیلت

’’جو شخص پاکی کی حالت میں سوتا ہے فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں۔‘‘

(۱) چنانچہ اس روایت میں آپ نے پڑھا کہ اگر رات کو وضو کر کے سوئیں گے تو بظاہر تو یہ ایک چھوٹا سا عمل ہے. لیکن یہ چھوٹا سا عمل آپ کو اتنا بڑا فائدہ دے رہا ہے کہ فرشتہ آپ کے لیے دعا کرتا ہے. گویا اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت پر فرشتے کو مامور کر دیتا ہے اور آپ کے لیے مغفرت کی دعاء بھی کرتا ہے، فرشتہ معصوم مخلوق ہے اور جب ایک معصوم مخلوق آپ کے لیے مغفرت کی دعا کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ انسان کی مغفرت فرما دیتا ہے، فرمایا گیا سو جانے کے بعد انسان کی روح وہ آسمانوں کی سیر کے لیے نکلتی ہے، اللہ کے دربار میں سجدہ کرتی ہے لیکن جو ناپاکی کی حالت میں سوتا ہے اس کی روح کو اجازت نہیں ملتی ہے، اور ’’جس گھر میں جنبی ناپاک شخص ہو، اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔‘‘(۲) ایک روایت میں ہے کہ: ’’جو شخص اپنے گھر، آنگن اور استعمال کی چیزوں کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتا ہے تو اس سے فقر و تنگ دستی دور ہوتی ہے، اور غنا و مال داری نصیب ہوتی ہے۔‘‘ (۳)

واقعہ

مسلمان پاک صاف رہنے کو عیب سمجھے رہیں، حضرت تھانویؒ نے ایک واقعہ لکھا ہے ایک عیسائی مسلمان ہوا، چند مہینوں کے بعد مسجد کے وضو خانے میں وضو بنانے کے لیے آیا تو وہاں پر گندگی جمع ہوئی تھی، اس نے صاف کیا تو ایک مسلمان اس سے کہنے لگا کہ تم عیسائیت سے

---

(۱) مجمع الزوائد و منبع الفوائد، حدیث: ۱۱۴۴

(۲) ابو داود، حدیث: ۲۲۷

(۳) کنز العمال، حدیث: ۲۵۹۹۹

توبہ کرکے مسلمان تو ہو گئے لیکن تمہارے دماغ سے ابھی عیسائیت نہیں گئی ہے۔(العیاذ باللہ)

واقعہ

مکہ مکرمہ میں ایک مکی انسان کو دفن کرنے کے لیے قبرستان لے جایا گیا، اس کو دفن کرنے کے لئے جس جگہ بھی کھودی جاتی ،وہاں کوئی جانور نکل آتا ، تین سے چار جگہ کھودا گیا آخر میں تنگ آ کر اس کو جانوروں کے ساتھ دفن کر دیا گیا، تدفین سے فارغ ہونے کے بعد اس کے گھر والوں سے پوچھا گیا کہ تمہارے شوہر سے کونسا گناہ ہوتا تھا کہ جس وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا، تو گھر والی کہنے لگی: جب بھی صحبت کرتے، غسل کرنے میں بہت سستی کرتے، بیزارگی کا اظہار کرتے اور بار بار یہ کہتے کہ اسلام میں غسل کیوں رکھا گیا ہے؟ اس وجہ سے شاید ان کو عذاب دیا گیا ہو۔

واقعہ

حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے: مکہ مکرمہ کے رہنے والے ایک عالم انتقال ہونے کے بعد جب دفن دیا گیا چند سالوں یا مہینوں کے بعد اسی قبر میں دوسرے کو دفن کرنے کے لیے کھولا گیا دیکھا، اس عالم کی قبر میں ایک خوبصورت فرانس کی رہنے والی لڑکی ہے، تو وہاں ایک فرانسی نے کہا یہ بڑی شاگرد ہیں، میرے پاس قرآن واردو پڑھتی تھی، ہم نے اسے فلاں قبرستان میں دفن کیا تھا، پھر آدمی بھیج کر فرانس کے اس قبرستان میں جہاں لڑکی کو دفن کیا گیا، دیکھا گیا تو اس مکی عالم کی قبر وہاں موجود ہے یعنی عیسائیوں کے قبرستان میں مسلمان کے قبر پہنچ گئی، جب اس عالم کے گھر والی سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگی: جب بھی صحبت کرتا تو غسل جنابت کرنا ہوتا تو کہتا کہ عیسائیوں کا مذہب اچھا ہے اسمیں غسل جنابت نہیں ہے، جب اس نے اپنے

مذہب کو چھوڑ کے دوسرے کے مذہب پسند کیا، اللہ نے اس کی قبر ہی بدل دیا۔

واقعہ

B.A پاس لڑکی شادی سے پہلے ماں مدرسہ کو لیکر آئی اور کہا بچپن میں قرآن نہیں پڑھ سکی اب شادی ہونے والی ہے، اگر سسرال والوں کو معلوم ہو کہ میرا قرآن ختم نہیں ہوا تو وہ مجھے طعنہ دیں گے اس لئے اس لئے پڑھنے آئی ہوں، قرآن پڑھنے لگی: چند ہفتوں کے بعد پوچھی غسل کا کیا طریقہ ہوتا ہے؟ معلمہ نے پوچھا تم بالغ ہو کے کتنے سال ہوئے؟ کہا پانچ سال ہو گئے، پانچ سال گذر گئے، مگر غسل کا طریقہ نہیں معلوم ہے۔

اُمتِ محمدیہ کے اعضاء خوب چمکدار اور روشن ہوں گے

کل قیامت کے دن حضرت آدم سے لے کر قیامت کے آخری دن تک تمام انسان جمع ہوں گے، نبی کریم ﷺ اپنے امت کو اعضاء وضو کے ذریعہ اپنی اُمت کو پہچانیں گے۔

"إن امتي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء، فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل"(۱)

بالوں کو صحیح رکھنا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ آئے، آپ نے ایک شخص کو دیکھا، اس کے سر کے بال الجھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: "کیا اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس سے اپنے بال ٹھیک رکھ سکے؟"

"انه قال: اتانا النبي صلى الله عليه وسلم, فراى رجلا ثائر الراس, فقال: "اما

(۱) بخاری شریف، حدیث:۱۳۶

یجدھذامایسکن بہ شعرہ"۔(۱)

مسواک کااہتمام

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل ہونے کا سبب ہے، حضور ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو اولاً مسواک فرماتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بیدار ہوتے خواہ دن میں یا رات میں تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی گئی وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر گنا (ثواب میں) بڑھی ہوتی ہے۔

اپنے بیوی کے پاس جانے پہلے مسواک کرنا، گھر میں مسواک کرنا، برش مسواک کا بدل نہیں، اور برش کے ساتھ مسواک کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔

وضو کی ابتداء

اسلام میں سب سے پہلے وضو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو سکھایا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ سکھایا اور وضوء ابتدائے اسلام میں پانچ نمازوں میں ہر نماز کے لیے الگ الگ وضو کرنا تھا، اللہ نے اس امت پر کرم ورحم فرما کر نبی علیہ السلام پر حکم نازل کیا ایک وضو سے پانچ نمازیں پڑھ سکتے ہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر ایک وضو سے دن بھر کی پانچ نمازیں پڑھ کر صحابہ کے کو اطلاع دی کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتیں ہیں۔

---

(۱) سنن نسائی، حدیث:5238

کیا مسلمان بغیر وضو کے رہتا ہے؟

مجدد الف ثانیؒ کی خاندان کے بارے میں لکھا ہے، ایک علاقہ میں فٹبال کھیلنے کے لیے ہم گئے تو بچوں کو دیکھا پانچ، چھ، ساتھ سال کے چھوٹے چھوٹے بچے فٹبال کھیلنے کے بعد مغرب کی اذان ہوئی دیکھا کہ وہ لڑکے نماز کے لئے حاضر ہو گئے، کسی نے پوچھا کہ بیٹا وضو نہیں بناؤ گئے؟ وہ کہنے لگے، کیا مسلمان بغیر وضو رہتا ہے؟ یعنی وہ فٹبال بھی کھیل رہے ہیں تو وضو کے ساتھ کھیل رہے ہیں، بعض لوگ تو قرآن کے اوراق بھی بے وضو ہو کر قلم و دستی کے ذریعہ الٹاتے ہیں، جو کہ نامناسب ہیں۔

ہر کام وضو سے ہوا ہے

خواجہ فضل علی قریشیؒ نقشبندی بزرگ ہیں، چند مہمان حاضر ہوئیں دستر خوان لگایا، کھانا جب شروع کرنے لگے تو مہمان سے درخواست کی ہے کہ دوستو کھانا جو آپ کے سامنے حاضر ہے، جب کھیت میں گہیوں بویا گیا تو وضو کے ساتھ، فصل کاٹی گئی تو وضو کے ساتھ، اور اس کو پیسا گیا تو وضو کے ساتھ اور پکایا گیا تو وضو کے ساتھ ہے، آپ سے درخواست ہے کہ آپ بھی باوضو کھانا کھالیں۔

بزرگان دین گھر سے وضو کی حالت میں نکلتے راستہ میں کوئی نامناسب بات سن لی، یا غیر محرم پر کو دیکھ لیا یا کوئی غیبت ہوگئی، کوئی چغلی ہوگئی، کوئی نامناسب بات زبان سے نکل گئی، میری نظر گندی ہوگئی، اتنا وہ لوگ وضو کا اہتمام کرتے تھے۔(۱)

وضو کی برکت سے بچہ بچ گیا

---

(۱) نماز کے اسرار و رموز، حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب

ماضی کے واقعات میں لکھا ہے اس زمانے کے ظالم بادشاہ نے عیسائی عورت پر ظلم کیا اور کہا کہ عیسائی مذہب چھوڑ دو، اس نے انکار کیا ثابت قدم رہا، اس نے ڈرانے کے لیے اس کے بچے کو اٹھا کر کے آگ میں ڈال دیا تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ بچہ آگ میں کھیل رہا ہے، لوگ پریشان ہو گئے اور اس بچے کو بھی آگ سے نکالا، اور پوچھا کہ تیری کونسی نیکی ہے؟ عورت کہنے لگی میں چار چیزوں اہتمام کرتی ہو (۱) باوضو رہنے کا اہتمام کرتی ہے ۔ (۲) وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھتی ہوں ۔ (۳) کوئی مصیبت میں ہوتا ہے تو مدد کرنے کی کوشش کرتی ہوں (۴) لوگ مجھے ستاتے ہیں تو میں صبر کر لیتی ہوں بدلہ نہیں لیتی ۔

وضو میں ہونے والی ہوتاہیاں

بعض اوقات جلدی میں نمازی وضو صحیح طریقہ سے نہیں کرتے اور ان کے وضو کے اعضاء خشک رہ جاتے ہیں، انگوٹھی کو ہلانا، کان کی لو تک پانی پہونچانا، ہاتھ کی کہنیوں کے اچھا دھونا، ایڑیاں اچھا دھونا نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو میں اپنے ایڑی نہیں دھوئی تھی، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''(وضو میں) اپنی ایڑیاں (خشک چھوڑنے والوں) کیلیے جہنم کی آگ کی شکل میں ہلاکت و بربادی ہے'' ۔ (۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو پاؤں پر ناخن برابر جگہ خشک چھوڑ دینے پر فرمایا: ''جاؤ اور اچھی طرح وضو کر کے آؤ ۔ (کیونکہ خشک جگہ چھوڑنے کی وجہ سے وضو مکمل نہیں ہوا)'' ۔ (۲)

بعض لوگ موسم کی شدّت یعنی سردی و گرمی کی وجہ سے دوبارہ وضو کرنے میں تنگی محسوس کرتے

(۱) مسلم: ۵۷۳، ۲۴۲

(۲) مسلم: ۵۷۶، ۲۴۳

ہیں اور بعض اوقات وضو نہ کرسکنے کی وجہ سے ان کی نماز بھی چھوٹ جاتی ہے حالانکہ وضو کرنے میں انسان جو مشقت اٹھاتا ہے اسکی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات بلند کرتا ہے''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیماری یا سردی میں) مشقت کے وقت بھی کامل سنوار کر وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت قدم اٹھانا، نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا۔۔۔''(۱)

وضو کے دوران بہت احتیاط کے باوجود آنکھوں کے کوئے (گوشے) خشک رہ جاتے ہیں، نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ'' آپ ﷺ (دوران وضو) اپنی آنکھوں کے گوشے اچھی طرح ملتے تھے''۔(۲)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو''۔(۳)

اسی طرح دوران وضو ابن سیرینؒ انگوٹھی والی جگہ دھویا کرتے تھے۔(۴)

بعض نمازی تین مرتبہ سے بھی زیادہ اعضاء وضو کو دھوتے ہیں جسکے نتیجے میں وہ پانی کے اسراف وفضول خرچی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یاد رکھیئے! نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک وقت آئے گا کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو طہارت کرتے ہوئے (پانی کے استعمال میں) حد سے زیادہ مبالغہ کریں گے۔ (تم ان میں سے نہ ہونا)''۔(۵)

---

(۱) مسلم: ۲۵۱،۵۸۷

(۲) ابن ماجہ: ۴۴۴

(۳) ترمذی: ۳۹، ابن ماجہ: ۴۴۷

(۴) بخاری: ۲۹، کتاب الوضو

(۵) ابوداؤد: ۹۶

استبراء کرنے کا طریقہ

پیشاب کرنے کے بعد دل مطمئن ہو جائے کہ پیشاب اب نہیں نکلے گا اس اطمینان حاصل کرنے کو استبراء کہتے ہیں، یہ واجب ہے، اس اطمینان کے بارے میں لوگوں کی عادتیں مختلف ہیں کسی کو چند قدم چلنے سے کسی کو دیر تک بیٹھے رہنے سے، کسی کو زمین پر پیر مارنے سے، یا پیر گھمانے سے، اٹھ بیٹھ کرنے سے پیشاب کے رکے ہوئیں قطرہ باہر نکل آئیں گے۔

کیونکہ اگر استنجے کے بعد پیشاب کا قطرہ آگیا تو کپڑے اور جسم کا وہ حصہ ناپاک ہو جائے گا جہاں قطرہ لگا ہے۔ اور اگر وضو کے بعد قطرہ آیا تو کپڑا اور جسم ناپاک ہونے کے ساتھ وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

مقتدیوں کے ناقص وضو کی وجہ سے امام پر اثر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ فجر کی نماز میں سورہ روم کی تلاوت شروع کی تو قرآت میں اختلاط ونسیان واقع ہونے لگا، نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دوران نماز تلاوت قرآن میں اختلاط ونسیان ہو رہا تھا، جس کی وجہ یہ تھی کہ کچھ لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں لیکن وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے، جو شخص ہمارے ساتھ نماز ادا کرے اسے چاہیے کہ وہ اچھی طرح وضو کرے"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ: "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، لیکن اچھی طرح سے وضو نہیں کرتے ہیں، ان کی وجہ سے ہمیں نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے التباس ہو جاتا ہے"۔

لہٰذا ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ باجماعت نماز میں مقتدیوں کے اچھی طرح سے

وضو کیے بغیر شریک ہونے کا اثر امام پر پڑتا ہے اور ان کی وجہ سے امام سے غلطی واقع ہوتی ہے، لیکن ضروری نہیں کہ امام سے غلطی مقتدیوں کے ناقص وضو کی وجہ سے ہی ہو، بلکہ امام کی نماز میں توجہ نہ ہونے کی وجہ سے یا ویسے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔(۱)

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہم تمام کو ظاہر و باطن پاک رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

(۱) مسند أحمد مخرجا (25/208):